سوال

(333) کیا آستین کو لٹکانا بھی منع ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کپڑے کو اسوقت تک لٹکانا بھی حرام ہے' جب مقصد تکبر اور غرور نہ ہو' نیز کیا آستین کو لٹکانا بھی منع ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کپڑوں کو لٹکانا مطلقاً جائز نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((ما اسفل من الكعبين من الازار فوفي النار)) (صحيح البخاري' اللباس' باب ما اسفل من الكعبين فغوفي النار' ح: ٥٧٨٧)

''تہ بند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم کی آگ میں ہو گا۔'' (اس حدیث کو امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے)

جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((اياک واسبال الازار فانها من المخيلة) (سنن ابي داود' للباس باب ماجاء في اسبال الازار ح: ٤-٨٤)

''کپڑے کو نیچے لٹکانے سے پرہیز کرو کیونکہ یہ تکبر ہے۔''

امام مسلم نے نبی ﷺ کی یہ حدیث بیان کی ہے:

((ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة' ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم المسبل (ازاره) والمنان' والمنفق سلعته بالحلف الكاذب)) (صحيح مسلم' الايمان' باب غلظ تحريم اسبال الازار المن بالعطية____الخ' ح: ١-٦)

''تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا' نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا' نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا (1) کپڑے کو لٹکانے والا (2) احسان جتلانے والا اور (3) جھوٹی قسم کے ساتھ بیچنے والا۔''

عموم احادیث کے پیش نظر اس اعتبار سے کوئی فرق نہیں کہ اس سے کسی مقصد تکبر ہو یا نہ ہو لیکن اکثر و بیشتر تکبر اور غرور ہی کی وجہ سے ایسا کیا جاتا ہے۔ اور اگر کسی کا مقصد نہ بھی ہو تو یہ تکبر اور غرور کا وسیلہ ضرور ہے۔ اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی ہے' اس سے کپڑے میلے اور ناپاک بھی ہوتے ہیں اور اس میں اسراف بھی ہے۔ جس شخص کا مقصد تکبر ہوگا تو اسے گناہ بھی زیادہ ہوگا کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة)) (صحيح البخاري' اللباس' باب من جر ازاره من غير خيلاء' ح:٥٧٨٤ و صحيح مسلم باب تحريم جر الثواب خيلاء______' ح:٢-٨٥)

''جو شخص ازراہ تکبر اپنے کپڑے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا کپڑا لٹک جاتا ہے مگر میں کوشش کر کے اسے اٹھا لیتا ہوں تو آپ نے فرمایا:

((لست ممن يصنعه خيلاء)) (صحيح البخاري' للباس' باب من جر ازاره من غير خيلاء' ح:٥٧٨٤ و سنن ابي داود' ح:٤-٨٥)

''آپ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو ازراہ تکبر ایسا کرتے ہیں۔''

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسی صورت حال کا سامنا ہو تو اس کے لیے کوئی حرج نہیں' یعنی وہ اپنے کپڑے کی حفاظت کرتا ہو اور جان بوجھ کر اسے ٹخنوں سے نیچے نہ چھوڑتا ہو، آستین کے بارے میں یہ سنت ہے کہ وہ کلائی یعنی ہاتھ اور ہتھیلی کے جوڑ سے تجاوز نہ کرے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص262

محدث فتویٰ